ٹرمپ کی صدارت: دُنیا کے خدشات اور ردِعمل (برق وباراں)

ڈاکٹر عمر فاروق احرار*

وائٹ ہاؤس اپنے اکہتر سالہ پینتالیسویں صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو خوش آمدید کہہ چکا ہے۔ حالیہ امریکی انتخابات میں دنیا کی توقعات کے برعکس ٹرمپ کی کامیابی نے امریکہ سمیت دنیا بھر کو حیرانی سے دوچار کیا، چونکہ امریکہ اپنے وسائل اور اپنی طاقت کی بناء پر دنیا کے معاملات پر اثر اندازی کی قوت رکھتا ہے۔ اس لیے ٹرمپ کی صدارت نے دنیا کو امریکہ سے توقعات سے زیادہ خوف اور خدشات میں جکڑ دیا ہے، کیونکہ انتخابات میں ٹرمپ کے جارحانہ بیانات نے اس کی متنازع شخصیت کی جو شناخت قائم کی ہے، اُس نے دنیا کو دہشت زدہ کر رکھا ہے۔ خصوصاً ٹرمپ کے مسلمانوں، سیاہ فاموں اور امریکا میں مقیم غیر ملکیوں کے خلاف تندوتیز اور متعصّبانہ لب و لہجے نے ان طبقات میں سراسیمگی اور بے چینی پیدا کر رکھی ہے۔ عالم اسلام میں بھی ٹرمپ کے بارے میں تشویش واضطراب بے جا نہیں ہے، کیونکہ ٹرمپ نے صدارت کا حلف اٹھاتے ہی اسلام کو دہشت گردی سے جوڑ دیا ہے اور واضح الفاظ میں کہا ہے کہ: بنیاد پرست اسلامی دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔‘‘ بعض سیاسی حلقے ٹرمپ کے مسلمانوں کے خلاف بیانات کو انتخابی جذباتیت کہہ کر رسانیت کے ساتھ اس توقع کا اظہار کر رہے تھے کہ ٹرمپ صدارت سنبھالتے ہی مسلمانوں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھائیں گے اور نفرت کی خلیج کو پاٹنے میں اہم کردار ادا کریں گے، مگر ٹرمپ کے اس بیان نے تجزیہ کاروں کے اندازوں کو ملیامیٹ کر دیا ہے۔ اشتعال اور تعصّبات کا منہ زور دیو انگڑائی لے کر تازہ دم ہو گیا ہے۔ یہ ٹرمپ ہی تھے جو اپنی انتخابی مہم میں مسلمانوں کے جہاز بھر کر انہیں امریکہ سے باہر پھینکنے کے دعوے کرتے رہے اور ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے جذبات واحساسات کو جی بھر کر مجروح کرتے رہے۔ اسرائیل کی کھلم کھلا حمایت اور فلسطینیوں سے نفرت ان کی تقاریر کا مرکزی نکتہ رہی۔ اب اقتدار کی کرسی پر براجمان ہوتے ہی ٹرمپ نے اسلام کے خلاف جس جارحانہ عزم کا اظہار کیا ہے۔ اس سے اُن کے مستقبل کے ارادے بھانپے جاسکتے ہیں۔

مشرق وسطیٰ میں خانہ جنگی کی آگ بیرونی قوتوں ہی کی بھڑکائی ہوئی ہے۔ داعش کی تشکیل سے لے کر اُسے جدید اسلحہ سے لیس کرنے تک میں امریکہ کی کارفرمائی سب پر عیاں ہے۔ ایک طرف سعودی عرب کو جنگی سازوسامان اور دوسری طرف یمن کو اسلحہ کی ترسیل امریکہ ہی کی مرہون منت ہے۔ عراق، شام، افغانستان، کشمیر اور فلسطین میں خونِ مسلم کی ارزانی

★ ڈپٹی سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان

اِسی دشمنِ جان واِیماں کے دستِ ستم کی کرشمہ فرمائی ہے۔اسی امریکہ کے واشگاف متعصّبانہ رجحان کے حامل نومنتخب صدر ڈونلڈٹرمپ اپنی انتخابی مہم کے دوران بار ہا یہ کہتے رہے ہیں کہ'' وہ عراق وشام پر کارپٹ بمباری کر کے انہیں رزقِ خاک بنادیں گے،ایران کے ساتھ نیوکلیئرڈیل کوختم کردیں گے اور پاکستان کولگام ڈالیں گے۔''اب ٹرمپ کے اِن عزائم ہی کے پیش نظر عالم اسلام میں خوف زدگی کی کیفیت طاری ہے۔ٹرمپ کی کامیابی نے اسلام مخالف قوتوں کے حوصلے بڑھادیے ہیں۔رونلڈٹرمپ نے انتخابات میں کامیابی کے فوراً بعد یہ کہہ کر اسرائیل کوخیر سگالی کا پیغام دیا تھا کہ مشرق وسطیٰ میں صرف اسرائیل ہی جمہوری ریاست ہے۔اب اسی کی شہ پا کرٹرمپ کی صدارت کے آغاز کے ساتھ ہی اسرائیل نے غزہ کی پٹی کے جنوبی حصہ میں بکتر بندگاڑیوں اور بلڈوزروں سمیت فوج داخل کردی ہےاورمشرقی مقبوضہ بیت المقدس میں یہودیوں کیلئے مزید 566 مکانات تعمیر کرنے کی منظوری بھی دے دی ہے۔اس کے باوجود فلسطینی صدرمحمودعباس نے ٹرمپ کے برسراقتدارآنے کا خیرمقدم کرتے ہوئے انہیں مشرق وسطیٰ تنازع حل کرانے کیلئے بھرتعاون کی پیش کش کی ہے۔دریں اثناءصدرٹرمپ نے تازہ بیان میں افغانستان میں جنگ جاری رکھنے کاحکم بھی دے دیا ہے۔جس پر طالبان کا شدیدردعمل سامنے آیا ہے۔

محض عالم اسلام ہی نہیں ،باقی دنیا بھی ٹرمپ کے ماضی قریب کے انتہاپسندانہ بیانات کودیکھتے ہوئے اپنے گہرے تحفظات اورشدید خدشات کا اظہار کررہی ہے۔ٹرمپ کی حلف برداری کے روزواشنگٹن اور نیویارک میں ٹرمپ کے خلاف مظاہرے کیے گئے اورٹرمپ کی صدارت سے ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔واشنگٹن میں خواتین مارچ کے لیے دولاکھ مظاہرین جمع ہوئے۔یہ ریلی دنیا بھرمیں اُن 600 متوقع ریلیوں میں سے ایک ہے جوڈونلڈٹرمپ کےعہدۂ صدارت پر فائز ہونے کے پہلے دن سے نکالی جارہی ہیں۔جن کا مقصدخواتین کےحقوق کواُجاگر کرنا ہے۔مظاہرین کوخدشہ ہے کہ نئی انتظامیہ کے زیراثر اُن کےحقوق کوخطرہ لاحق ہے۔ٹرمپ کےخلاف امریکہ سمیت دنیا بھرمیں مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔اطلاعات کےمطابق میکسیکو میں عوام نے بھاری تعداد میں گلی سڑکوں پر نکلتے ہوئے ٹرمپ کو برا بھلا کہا، کیونکہ ٹرمپ نے میکسیکو کی سرحدوں پر دیوارتعمیر کرنے کی بات کی تھا۔لاطینی امریکہ سے لے کر یورپ تک متعددملکوں میں ٹرمپ مخالف مظاہرے کیے گئے۔ارجنٹائن، پیرواور بولیویا میں بھی اسی طرح کے مظاہرے ہوئے۔سڑکوں پر نکلنے والے لاکھوں کی تعداد میں لوگوں نے اس بات کا مطالبہ کیا کہ ٹرمپ انتظامیہ اُن کےملکوں کےساتھ احترام کے دائرہ میں رہتے ہوئے خیر سگالی کے تعلقات قائم کرے۔ادھر برطانیہ سے لے کر سپین تک کئی ایک یورپی ملکوں میں ٹرمپ مخالف مظاہرے دیکھنے میں آئے۔مظاہرین نے''ٹرمپ اورنسل پرستی نہیں چاہیے''،''جنگ نہیں چاہیے''، جیسی تحریروں پرمبنی کارڈز اُٹھارکھے

تھے۔ اِن مظاہروں میں ٹرمپ کی پالیسیوں کی بناء پر امریکہ میں نفرت آمیز جرائم کی تعداد میں اضافہ ہونے پر توجہ مبذول کرائی گئی۔ بلجیم میں ٹرمپ کے خواتین کی تذلیل کرنے پر مبنی بیانات پر بھی شدید نکتہ چینی کی گئی۔ نئی امریکی انتظامیہ کی جانب سے تل ابیب میں اپنے سفارتخانے کو اَلقدس منتقل کرنے کی بحث کے خلاف دریائے اردن کے مغربی کنارے پر احتجاج کیا گیا۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ ٹرمپ انتظامیہ کا یہ اقدام اس کی اسرائیل نواز پالیسیوں کا واضح ثبوت ہے۔ اب تک ماسکو سے مانچسٹر تک دنیا کے سات سو سے زائد شہروں میں احتجاج کیا گیا اور مظاہروں کا یہ سلسلہ آئندہ ہفتوں تک جاری رہنے کی اطلاعات ہیں۔

عوامی ردِعمل نے حکمرانوں کو آئینہ دکھایا ہے کہ دھونس، دھاندلی، آمریت، جارحیت، تعصب، نسل پرستی اور فرعونی ہتھکنڈوں کے بل بوتے پر حکمرانی کے جھنڈے نہیں گاڑے جاسکتے۔ اگر عوامی ردِعمل کا یہ سلسلہ دراز ہوتا ہے تو اُس کے نتیجے میں امریکی وحدت کو بھی شدید خطرات لاحق ہوسکتے ہیں۔ امریکی ریاستوں کی جاری علیحدگی پسند تحریکوں میں شدت درآنے کی توقع کی جاسکتی ہے۔ جبکہ وسیع پیمانے پر نسلی اور مذہبی بنیاد پر نزاعات سر اُٹھاسکتے ہیں۔ ٹرمپ کا چار سالہ دور صدارت داخلی انتشار میں گھرا نظر آتا ہے۔ ابھی ڈونلڈ ٹرمپ کو صدر بنے، دن ہی کیا گزرے ہیں کہ سی این این، اے بی سی نیوز سمیت نامور میڈیا گروپس کے ایک مشترکہ سروے نے انہیں امریکہ کا سب سے غیر مقبول صدر ظاہر کردیا ہے۔ سروے کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ کے حق میں صرف 44 فیصد اَمریکیوں نے رائے دی ہے۔ سی این این اور اے بی سی کے مطابق: ''یہ گزشتہ 40 سال میں کسی بھی امریکی صدر کی کم ترین ریٹنگ ہے۔'' بیرونی دنیا کے ساتھ امریکی تعلقات کی نوعیت میں دراڑیں گہری ہوسکتی ہیں، یورپی یونین کے ساتھ تعلقات کا دھارا بدل سکتا ہے، کیونکہ ٹرمپ کے نیٹو کو فرسودہ کہنے پر امریکہ، یورپ تعلقات کے بارے میں کئی سوالات پیدا ہوگئے ہیں اور ٹرمپ کے بیان کے ردِعمل میں جرمن چانسلر انجلینا مرکل نے مشرقِ وسطیٰ میں مہاجرین کے بحران کا ذمہ دار امریکہ کو قرار دیا ہے۔ برطانوی وزیر اعظم تھریسا مے نے بھی کہہ دیا ہے کہ ''وہ ٹرمپ کو چیلنج کرنے سے نہیں ڈرتیں، ٹرمپ کے خواتین کے متعلق خیالات ناقابل قبول ہیں۔'' دنیا کے نئے منظر نامے کا انحصار ٹرمپ انتظامیہ کے دیگر ممالک کے ساتھ ان کے رویے اور سلوک پر منحصر ہے، لیکن یہ بات نوشتۂ دیوار ہے کہ ٹرمپ کا عہد صدارت امریکہ کے معاشی، سیاسی اور مذہبی بحرانوں اور مناقشوں سے بھرپور ہوگا، کیونکہ ٹرمپ نے تعصبات اور انتہا پسندی کو جو راہ دکھائی ہے۔ اس کا انجام جلد یا بدیر بالآخر امریکی جغرافیہ میں تبدیلی اور دنیا میں امریکہ کے سمٹتے ہوئے کردار کی انتہاء پر منتج ہوگا۔

❁ ❁ ❁